REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم جمعہ
فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ ۳۰ صلح ۱۳۳۹ ہش ۳۰ جنوری ۱۹۶۰ء نمبر ۲۳

خدا تعالیٰ نے ہم پر جتنا بڑا انعام کیا ہے اسی نسبت سے ہماری ذمہ داریاں بھی بہت اہم ہیں

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کئے بغیر ہم ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے

احمد نگر کے احباب جماعت سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایمان افروز خطاب

ربوہ ۲۹ جنوری۔ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل سہ پہر مسجد احمدیہ احمد نگر میں وہاں کے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں اسلام کی اصل روح کو پورے طور پر سمجھنے کی توفیق عطا فرما کر ہمیں از راہ ذرہ نوازی جتنے بڑے انعام سے نوازا ہے اسی نسبت سے ہماری ذمہ داریاں بھی بہت اہم ہیں۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کا ملنا بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے لیکن ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہر انعام جو انسان کو ملتا ہے وہ اس کی ذمہ داری کی نوعیت کو پہلے سے کہیں زیادہ بڑھا دیتا ہے آپ نے توجہ دلائی کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی اور دنیا کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کئے بغیر اپنی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

احمد نگر میں تشریف آوری

محترم جناب چوہدری صاحب موصوف مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد نگر کی دعوت پر کل سوا تین بجے سہ پہر کے قریب محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی معیت میں ربوہ سے احمد نگر تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے وہاں پہونچنے پر وہاں کی مقامی جماعت کے عہدہ داران اور دیگر سرکردہ اصحاب نے آپ کا استقبال کیا۔ پہلے آپ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو آپ کے اور محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اعزاز میں ترتیب دی گئی تھی۔ اس میں مقامی جماعت کے عہدہ داران اور احمد نگر میں مقیم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور گاؤں کے بعض دیگر سرکردہ اصحاب شریک ہوئے اس کے بعد آپ احمدیہ مسجد تشریف لائے۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب اور بہت سے دیگر حضرات آپ کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ آپ کے تشریف لانے پر پہلے نماز عصر ادا کی گئی۔ بعد ازاں محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ آپ کے بعد عطا الرحیم صاحب اور صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے بعض دینی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ بعدہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے محترم جناب چوہدری صاحب اور محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی احمد نگر میں تشریف آوری پر نہایت درجہ خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ہر دو معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر کو ایک بہت بڑی خوش نصیبی قرار دیا کہ احمد نگر کے احباب کو ہر دو قابل فخر ہستیوں کے ارشادات سے مستفید ہونے کا موقعہ میسر آ رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۹ جنوری بوقت دس بجے صبح

کل حضور کو زکام اور کان میں درد کی تکلیف رہی۔ رات نیند اچھی طرح آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام کی کامل شفایابی کے لئے درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

اعلان برائے طالبات جامعہ نصرت

جامعہ نصرت جلسہ سالانہ کی تعطیلات کے بعد مورخہ یکم فروری ۱۹۶۰ء کو صبح ۸ بجے کھلے گا۔ تمام طالبات مطلع رہیں۔

بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۰ء کی شام تک ہوسٹل میں پہونچ جائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت
ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بہنوئی محترم عبد العزیز رحمن بخش صاحب آف ڈیرہ غازی خان کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحابہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا نیک با اقبال اور خادم دین بنائے۔

مشتاق احمد خالد کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۹ جنوری۔ یہاں مطلع گزشتہ شب سے پھر ابر آلود ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے جس کی وجہ سے خنکی بڑھ گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

"وہ اولوالعزم ہوگا"

فارسی کا ایک مشہور شعر ہے ؎

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

اس وقت ذہن میں نہیں آرہا کہ یہ شعر کس شاعر کا ہے۔ جس کسی کا بھی شعر ہے حقیقت یہ ہے اگر وہ یہی ایک شعر کہہ دیتا اور کوئی شعر نہ کہتا تو پھر بھی اس کو دنیا کے عظیم شعرا میں جگہ دی جاتی۔ یہ شعر ایسے لوگوں کی زندگی پر چسپاں ہوتا ہے۔ جو ایک مقصد کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دیتے ہیں شاعر کہتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی کا تمام حاصل اپنے حبیب کی راہ میں نثار کر دیا ہے۔ اس لئے میں اپنی زندگی سے خوش ہوں کہ میں نے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ اپنے حبیب کے راستہ میں تمام عمر لگا دینا واقعی ایک ایسا کمال ہے جو کسی صاحب نصیب ہی کو حاصل ہوتا ہے

تاریخ انسانی میں ہم کو بہت سی ایسی شخصیتیں نظر آتی ہیں۔ جنہوں نے ایک مقصد کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی یہاں اسباب پر غور کرنے کی ضرورت نہیں کہ آیا ایسے لوگ حصول مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہ ہوئے۔ اور یہ بھی دیکھنا ضروری نہیں کہ مقصد کیا تھا۔ یہاں ہم صرف استقامت کو دیکھتے ہیں۔ ایک شخص خواہ اس کا مقصد اچھا ہو یا بُرا۔ اور خواہ وہ اس کے حصول میں کامیاب ہُوا ہو یا نہ ہُوا ہو یہ جدا باتیں ہیں اصل چیز جس کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ استقامت ہے جو کوئی شخص کسی مقصد کے حصول کے لئے دکھاتا ہے۔ یہ استقامت فی ذاتہ ایک عظیم وصف ہے۔ جو بعض بندوں میں پایا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے بندے ہی دراصل زندگی باحسن طریق گذارتے ہیں جو اپنی زندگی میں کوئی مقصد سامنے رکھتے ہیں اور پھر طوفان آئیں آندھیاں چلیں۔ راستہ میں پہاڑ آئیں یا سمندر آئیں وہ بس اپنی دھن میں پکے رہتے ہیں اور کوئی روکاوٹ انکا راستہ نہیں روک سکتی وہ آگے ہی آگے چلے جاتے ہیں۔ وہ نہ سنگ میل دیکھتے ہیں اور نہ یہ پرواہ کرتے ہیں کہ وہ تھک گئے ہیں۔ بیماری ہو یا تندرستی۔ خوشحالی ہو یا تنگدستی وہ کسی بات کو اپنے مقصد کے راستہ میں حائل نہیں ہونے دیتے۔ وہ پہاڑوں سے ٹکرا کر پیچھے ہٹتے ہیں تو اسلئے تاکہ زیادہ طاقت کے ساتھ پھر ٹکرائیں اور چٹانوں کو پالش پالش کر دیں۔ سمندر کی لہریں ان کو اٹھا کر واپس ساحل پر پٹخ دیتی ہیں مگر وہ پھر اس میں کود پڑتے ہیں۔ وہ نہ بہاؤ دیکھتے ہیں اور نہ تاؤ محسوس کرتے ہیں

ایسے انسان ہی درجہ بدرجہ تاریخ ساز ہوتے ہیں آپ دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے اولوالعزم انسان ہی ہر طرف لہلہا اور چہچہا رہے ہیں۔ خواہ وہ نیکی کے نمائندے تھے یا بدی کے۔ تاریخ میں انہی لوگوں کے کارناموں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے اپنے اچھے یا بُرے مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام زندگی داؤ پر لگا دی۔ ہم انہی تاریخی انسانوں پر صد آفرین کے پھول نچھاور یا لعنتوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں جنہوں نے اپنے مقصد میں اولوالعزمی کا اظہار کیا۔ ورنہ عام انسان تو ان پتوں کی طرح ہوتے ہیں جن کو خزاں کی باد تند شاخ سے جدا کر دیتی ہے اور پھر ہوا انہیں صحن چمن سے نکال کر سڑکوں چوراہوں اور ویرانوں میں لئے لئے پھرتی ہے۔

الغرض دنیا میں کسی مقصد کے حصول کے لئے جو لوگ اپنی عمریں نثار کر دیتے ہیں وہ صرف اپنے اولوالعزمی کے وصف کی وجہ سے قابل اعتنا ہوتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگوں کے سامنے مقصد اچھا ہو تو ایسے لوگ قابل احترام ہوتے۔ وہ دنیا میں ایسے کارنامے سرانجام دے جاتے ہیں۔ جو ان کی آئندہ نسلوں کے لئے زندگی کے راستے کھول دیتے ہیں۔ خالص دنیاوی نقطۂ نظر سے ایسے لوگ ہی عظیم سائنسدان۔ اور نابغہ صنعت کار اور موجد ہوتے ہیں۔ جو اپنی زندگیاں اپنے خاص کام میں صرف کر دیتے ہیں۔ عظیم شاعر۔ عظیم موسیقار۔ عظیم ریاضی دان۔ الغرض تمام علوم و فنون کے عظیم ماہرین جو اپنے علم اور فن میں نئی نئی راہیں نکالتے ہیں اور آئندہ نسلوں کے لئے ورثہ چھوڑ جاتے ہیں وہ وہی ہوتے ہیں جو اپنی تمام زندگی اسی کام کی نذر کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اولوالعزمی انسانیت کا ایک نہایت اعلیٰ وصف ہے بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ اگر اولوالعزم انسان پیدا نہ ہوتے تو انسان آج بھی حیوانوں کی سطح پر ہوتا اور وہ حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتا اور جو ترقیاں اس امتداد زمانہ کے ساتھ کہیں ان کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ اس لئے ہماری زندگی کا ارتقائی درجہ جو آج تک ہم کو حاصل ہُوا ہے۔ یہ سب انسانی وصف اولوالعزمی کی طفیل ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادگان کو جہاں اور خوبیاں بدرجہ کمال دیتا ہے وہاں اولوالعزمی کا وصف بھی بدرجہ اتم دیتا ہے کیونکہ فرستادگان حق کے ذمہ جو کام ہوتا ہے وہ پورا انہماک اور استقامت کا طالب ہے۔ بغیر اولوالعزمی کا وصف رکھنے کے یہ کام اپنے حالات کے مطابق سرانجام ہی نہیں پا سکتا۔ بندگان حق جب اللہ تعالیٰ کا کام اللہ تعالےٰ کے حکم سے اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو وہ اسکو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں اور ان کی زندگی اور عمر کا حاصل یہی ہوتا ہے کہ وہ آخری دم تک "امتی امتی" پکارتے ہوئے اپنے رفیق اعلےٰ سے جا ملتے ہیں۔

الغرض بندگان حق کا ایک نہایت عظیم وصف اولوالعزمی ہے اور قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو یہ وصف بدرجہ اتم حاصل تھا ورنہ وہ رسالت کے کام کو باحسن طریق کبھی سرانجام نہ دے سکتے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کو دیکھئے آپ کو اولوالعزمی کا ایک زندہ جیتا جاگتا نظر آئے گا۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا امام بنا کر مبعوث کیا۔ یہ کتنا عظیم کام تھا۔ ایسے ہی کام کو من عزم الامور کہا جاتا ہے۔ پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسر موعود کے متعلق بتایا گیا کہ

"وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن
اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا"
(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۰۱)

آج جماعت احمدیہ کے سامنے ایک ایسا وجود موجود ہے جسکو "اولوالعزمی" کا مجسمہ کہا جائے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا دوست دشمن اس "آفتاب عالمتاب" کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پیدائش سے لے کر تادمِ ہذا جن لوگوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو قریب سے دیکھنے کا شرف نصیب ہُوا ہے وہ پکار کر کہیں گے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کے دین کا جھنڈا بلند کرنے کا واحد مقصد جس ہستی کے سامنے ہے اور جس نے اپنی زندگی کا تمام سرمایہ اسلام کے لئے وقف کر دیا ہے جس نے ہر حال میں صرف اسلام کی ترقی کے متعلق سوچا ہے اور جس نے ہر حال میں صرف

(باقی صفحہ ۸ پر)

زمینِ وادیٔ ربوہ چہ رحمت اندوز است

نگاہِ یار ہمہ گرچہ دو جہاں سوز است
مرا بسانِ شعاعِ سحر دل افروز است
دمِ مسیح کہ آبِ حیات را ماند
بہ مردہ ہم بہ ابد زیست کردن آموز است
ہزار سجدہ بہ ہر ذرہ اش شدہ منقوش
زمینِ وادیٔ ربوہ چہ رحمت اندوز است
برو بحلقۂ تثلیثیاں تلاوت کن
یقیں کہ سورۂ اخلاص حرفِ دلدوز است
جہانِ عشق جہانیست لازماں تنویں
نہ دوش است نہ فردا تمام امروز است

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے ہزارہا احمدی احباب کی شرکت

اسلام اور احمدیت کی صداقت پر تقاریر - افریقن احمدیوں کا قابل رشک اخلاص

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی گیارھویں سالانہ کانفرنس خدا تعالےٰ کے فضل سے لیگوس میں ۲۵ اور ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہوئی۔ نائیجیریا کے تمام اہم علاقوں، شہری اور دیہاتی آبادیوں سے دور و دراز کا سفر طے کر کے احمدی احباب نے اس میں شرکت کی۔ کانفرنس فضل عمر احمدیہ مسجد لیگوس کے صحن میں منعقد ہوئی۔ نائیجیریا ریڈیو پر تین روز کانفرنس کے افتتاح۔ تقاریر کے خلاصہ اور دیگر اہم امور پر مشتمل خبریں نشر کی گئیں۔ جلسہ گاہ کو جھنڈیوں اور پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ تقاریر انگریزی۔ عربی۔ ہوسا اور بعض دوسری مقامی زبانوں میں کی گئیں۔ جملہ تقاریر اور اعلانات کی ترجمانی مقامی زبان یوربا میں کی جاتی رہی۔ کانفرنس کے دوران حسب سابق احباب جماعت اور حاضرین میں چندہ خاص کی تحریک کی جاتی رہی۔ اور اس طرح سو پاؤنڈ کے قریب رقم جمع ہوئی۔

۲۴/۱۲/۵۹ کو جلسہ سے ایک روز قبل احباب جماعت دور و دراز سے پہنچنا شروع ہوئے اور اسی روز بعد نماز عصر و مغرب درس کے بعد مختلف دوستوں نے بہت سے سوالات پوچھے۔ جن کے جوابات جناب رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ نے دیئے۔ اسی طرح ۲۵/۱۲/۵۹ کو بھی بعد نماز فجر حاضرین نے اپنے اپنے علاقہ کے تبلیغی واقعات مختصراً پیش کئے۔ اور اس سلسلہ میں بہت سے سوالات دریافت کئے گئے۔

۲۵/۱۲/۵۹ کو صبح ساڑھے آٹھ بجے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ شروع ہوئی سب سے پہلے مولوی محمد بشیر صاحب شاد مبلغ انچارج شمالی نائیجیریا نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کو من کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم سب احمدیوں کا آپس میں روحانی اخوت کا رشتہ ہے۔ ہمارا آج کا اجتماع خالصۃً روحانی اور دینی اغراض پر مبنی ہے کسی فوج کی ترقی اور کامیابی کا انحصار اس کے جرنیل کی توانائی اور بیداری پر ہوتا ہے آج اسلامی فتوحات کے جرنیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی دعاؤں میں آپ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی طرف خاص توجہ دیں۔

اس کے بعد افتتاحی دعا کی گئی۔ جس کے اختتام پر فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس کے چند بچوں نے اجتماعی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم یا عین فیض اللہ والعرفان میں سے بعض ابیات خوش الحانی کے ساتھ سنائے۔ اور خاکسار نے سامعین کو بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں لکھی ہے۔ جب حضور یہ نظم لکھ چکے تو فرمایا جو شخص اس نظم کو زبانی یاد کرلے گا اور ہمیشہ پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ وہ اس کے دل کو اپنی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے منور فرما دے گا اور اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ اس نظم میں سے جو اشعار اس وقت سنائے گئے تھے۔ ان کا انگریزی ترجمہ بھی خاکسار نے بیان کیا۔ اس سے اگلی تقریر اسلام میں حج کے موضوع پر الحاج عبدالعزیز ابیولا نے کی۔ جس میں انہوں نے بیان کیا کہ حج کا وجود اسلام سے قبل بھی لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلمانوں۔ نصاریٰ۔ یہود۔ تینوں اقوام کے مورث اعلیٰ تھے۔ آپ نے اس کی بنیاد رکھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعاؤں کا ثمرہ ہوں۔ اسلام سے قبل مشرکین ننگے ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۔ اور اسی مقدس جگہ میں بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کی ان رسوم کو مٹایا۔ اور بیت اللہ کو بتوں سے پاک کیا۔

حج کا مقصود اللہ تعالےٰ کی راہ میں تمثیلی رنگ میں فنا ہو کر اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا ہے۔ انسان اپنے بیوی بچوں اور تمام سہولتوں سے علیحدگی اختیار کرکے عبادت کی خاطر مکہ کا سفر کرتا ہے۔ اور اس راستہ میں بسا اوقات اسے اپنی جان کو معرض خطر میں بھی ڈالنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج انسان کے گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے۔ حج کے ذریعہ بنی نوع انسان میں عالمی اخوت محبت۔ اور اسلام کی پُر امن تعلیمات کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ سب لوگ مشترکہ اجتماع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فدائیت کی یادگار مناتے ہیں۔

تقریر کے بعد صاحب صدر نے بتایا کہ بعض لوگ احمدیوں پر حج نہ کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ تقریر جو ایک احمدی حاجی دوست نے کی غلط فہمیوں کے ازالہ کا باعث ہوگی۔

اس کے بعد "شمالی نائیجیریا میں احمدیت" کے موضوع پر مولوی محمد بشیر صاحب شاد نے تقریر کی۔ تقریر سے قبل صاحب صدر نے بیان کیا کہ شمالی نائیجیریا میں لاکھوں مسلمان بستے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ شروع میں متعصب نظر آتے تھے۔ مگر احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنے پرانے جذبہ کا احمدیت کی خاطر حمیت اور قربانی کی صورت میں مظاہرہ کیا ہے۔ اور آجکل انہیں سے جو لوگ شاد صاحب کی کوششوں کے بعد احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا جوش تبلیغ۔ قرآن کریم و احادیث سے شغف اور احمدیت کے متعلق حوالہ جات کو زبانی یاد کرکے احمدیت کے پیغام کی اشاعت میں انہماک وغیرہ امور بہت پُر جوش اور رشک انگیز ہیں۔ مولوی محمد بشیر صاحب شاد نے شمالی نائیجیریا میں احمدیت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ اول اول شمالی نائیجیریا میں احمدیت کا پیغام ہمارے لٹریچر کے ذریعہ پہونچا۔ مغربی افریقہ میں پہلے مبلغ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کے زمانہ میں غانا اور سیرالیون کے بعض احمدی آباد کاروں کے ذریعہ احمدیوں کا اس علاقہ میں داخلہ ہوا۔ پھر جنوبی نائیجیریا یعنی لیگوس اور نواحی علاقوں سے بعض احمدی شمالی نائیجیریا کے کانو اور زاریہ قصبات

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی معرفتِ کاملہ

"تمام سعادت مندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا تعالےٰ کی معرفتِ کاملہ کہلاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ اور وہ بڑا قادر ہے۔ وہ ذوالعذاب الشدید ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کر دینے والی بجلی گرا دیتا ہے۔ پس جب تک انسان اٰمنت باللہ کی حدود سے نکلکر عرفت اللہ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا۔ تب تک اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے۔ اور یہ بات کہ ہم خدا تعالےٰ کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے۔ ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس چیز سے انسان ڈرتا ہے۔ اس کے نزدیک بھی نہیں جاتا۔ مثلاً جبکہ اسے یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے۔ اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو وہ کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی اس لاٹھی کے نزدیک جانا بھی پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔"

(الحکم جلد ۵ ۲۵؁)

میں آباد ہوئے یہ علاقہ مغربی افریقہ کا سب سے گنجان آباد علاقہ ہے اور مسلمانوں کی آبادی ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ اس علاقہ میں ایسا منظم جو ہاؤسا فولانی وغیرہ قبائل سے تعلق رکھتے ہیں احمدیت قبول کریں چنانچہ اس غرض سے وہاں مبلغین بھجوائے جاتے رہے۔ سنہ ۱۹۵۸ء کے وسط میں مجھے وہاں متعین کیا گیا اور جناب رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ نے مجھے ہدایت کی کہ نوجوان طبقہ اور تعلیمی اداروں میں تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ خاکسار کے کانو میں قیام کے تھوڑا عرصہ بعد ہی تین سو افراد احمدیت میں داخل ہوئے جو وہاں کے مقامی ہاؤسا، نوپے، بربری، فولانی وغیرہ طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۵۹ء میں جناب رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ نے اس علاقہ کا دورہ کیا اور آپ نے وہاں کے دو مشہور ایوانوں (Halls) میں تبلیغی تقاریر کیں۔ جہاں لوگوں نے احمدیت کے متعلق متعدد سوالات پوچھے۔ آپ کے اس دورہ کے بعد احمدیت کی اشاعت کا نیا دور شروع ہوا اور وہاں کے احمدیوں نے ولولہ اور پورے زور سے تبلیغ شروع کی۔ انہوں نے مخالفتوں کے مقابلہ میں اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ بھی کیا۔ وہاں مشہور ممبر معلم عبدالسلام ہیں۔ آپ ایک سیاسی جماعت کے کارکن ہیں اس جلسہ میں موجود تھے۔ بیعت کے وقت انہوں نے صرف اڑھائی شلنگ چندہ دینے کا وعدہ کیا تھا ایک دفعہ تنگی کی حالت میں انہوں نے اپنی ایک کتاب فروخت کر کے چندہ دیا اس وقت وہ بیکار تھے۔ احباب جماعت میں ان کے لئے دعا کی تحریک کی جاتی رہی۔ بعد میں انہیں ایک جگہ ۵۰ پاؤنڈ کا ٹھیکہ ملا۔ مگر اس وقت کام شروع کرنے کے لئے رقم موجود نہ تھی۔ بمشکل کام شروع کیا۔ اس کے بعد ایک اور ٹھیکہ ۲۵۰/- پاؤنڈ اور پھر ۷۰۰/- پاؤنڈ کا مل گیا۔ وہ اب تک لوگوں میں یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جو چندہ دیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ہر شلنگ کے بدلہ میں ایک سو پاؤنڈ دیا۔ یہ دوست کئی دفعہ رات کو تین بجے تک تبلیغ کرتے رہے اور کئی ماہ تک اسی رنگ میں تبلیغ کو جاری رکھا۔

جماعت کانو کے دو اور ممبر وہاں کے ایک ٹریڈ سنٹر میں طالب علم ہیں اور مشن ہاؤس میں دینی اسباق سیکھنے کی غرض سے باقاعدہ آتے ہیں ان دونوں طالب علموں نے سنٹر سے جیب خرچ ملنے پر مشن ہاؤس میں چندہ ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر ان میں سے ایک نے اس غرض کے لئے سائیکل مستعار لیا تاکہ وہ چندہ ادا کرنے میں دوسرے پر سبقت اختیار کر سکے۔

ایک اور احمدی دوست وہاں عربک سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں ایک سیاسی جماعت کے دینی مشیر ہیں . . . .
. . . . . . ہوں۔ انہوں نے احمدیت میں شامل ہو کر تبلیغ کے لئے ضروری حوالہ جات سیکھے اور تبلیغ کا کام اس رنگ میں شروع کیا حتیٰ کہ لوگ بھول گئے کہ وہ سیاسی جماعت کا مشیر ہے اس کا کام صرف جماعت احمدیہ کی تبلیغ ہے۔

شمالی علاقہ میں بہت سے دوست ایسے بھی ہیں جنہوں نے خوابوں کی بنا پر احمدیت قبول کی

کانو میں فرانسیسی افریقن علاقہ کے ایک دوست نے بھی احمدیت قبول کی جو وہاں فرنچ قنصل خانہ میں ملازم ہیں شروع میں جب میرے پاس کوئی ترجمان نہیں تھا تو وہ باقاعدہ ترجمانی میں میری مدد کرتے رہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات صبح سے رات ۹ بجے تک مشن ہاؤس میں ترجمانی کی غرض سے ٹھہرتے رہے۔

شمالی نائیجیریا میں احمدیت کی ترقیات محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ثمرہ ہیں نہ کہ کسی فرد کی کوشش کا نتیجہ۔ اب وہاں اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے احمدیت مزید ترقی کر رہی ہے۔ اگرچہ وہاں کے بعض حلقوں کی طرف سے مخالفت کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت کی اشاعت کو وہاں کوئی روک نہیں سکتا۔

اس کے بعد فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس کے بعض بچوں نے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے وطنی گیت گائے۔

بعد ازاں صاحب صدر نے گھانا کے معلم عبدالسلام کو اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کرنے کی غرض سے بلایا۔ صاحب صدر نے انہیں اپنی زبان ہاؤسا میں تقریر کرنے کے لئے کہا اور یہ اعلان کیا اور کہا کہ اس سال کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ زبانوں میں تقاریر کروانا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک مجلس میں آپ کے فدائیوں نے پچاس زبانوں میں تقاریر کیں۔ اسی طرح مسیحی تاریخ میں بھی ذکر ہے کہ مسیحی حواریوں نے کئی زبانوں میں باتیں کیں۔ ہماری اس کانفرنس میں بھی انگریزی، عربی، یوربا، ہاؤسا، ریڈو وغیرہ زبانوں میں تقاریر کی جائیں گی۔

معلم عبدالسلام نے اپنی تقریر میں بتایا کہ احمدیت کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوا کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور اشاعت اسلام کے لئے جو مبلغ مغربی یورپ میں پورے جوش، تندہی اور اس قدر محنت سے کام کر رہے ہیں اب ہمیں حضرت مہدی علیہ السلام کی خدائی فوج میں سپاہی بننے کا یہ موقعہ ملا ہے کہ ہم اس مقدس مشن میں ان کی مدد کر سکیں۔ ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض لڑائی اور جنگ میں حصہ لینا نہیں بلکہ اب ہمارا کام قرآن کریم کی تبلیغ کرنا ہے۔ انہی خیالات کے ماتحت ہم نے اپنے مبلغ مولوی محمد بشیر صاحب شاد کی ترجمانی کرتے ہوئے کانو میں کوچہ بکوچہ اور گھر بگھر تبلیغ شروع کی۔ جو کچھ ہمیں احمدیت کے متعلق معلوم تھا ہم اس کا اعلان کرتے رہے۔ یعنی یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔

جس طرح آجکل ہمارے علاقہ (صحرائے اعظم کے قرب و جوار) میں لوگوں نے ایٹم بم کے متعلق مختلف غلط تصورات قائم کئے ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے ہمارے اس پیغام کو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں بہت تعجب انگیز اور اجنبی تصور کیا۔ مگر ہم قرآن کریم سے آیت کریمہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اور دوسری آیات کے ذریعہ ان پر حقیقت کا پیغام واضح کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظاہری لحاظ سے بھی مجھے برکات سے نوازا اور احمدیت میں داخل ہو کر چندہ کی حقیر رقم دینے کے نتیجہ میں مجھے پہلے ۵۰/- پاؤنڈ، پھر ۲۵۰/- پاؤنڈ، پھر ۷۰۰/- پاؤنڈ۔ حتیٰ کہ بعد میں ہزار پاؤنڈ کا ٹھیکہ ملا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے کئی گنا برکات سے نوازا۔ (باقی)

وصیّت کی اہمیت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی تلقین فرمائی۔"

(نظام نو صفحہ ۱۱۲)

صحت مند معاشرہ صرف اسلام ہی قائم کر سکتا ہے

فضل الرحمان صاحب نعیم دنبوہ

یہ حقیقت سب پر عیاں ہے کہ موجودہ مادی ترقیات دنیا کو ہلاکت کی طرف لئے جا رہی ہیں۔ اور ہر ملک کی نئی پود روحانیت سے بالکل عاری ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اخلاقی پستی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ مغربی ممالک اس بے پناہ کجروی سے گھبرا کر مذہبی تعلیم کو ضروری قرار دے رہے ہیں اور بعض ملکوں میں اس کا انتظام بھی ہو گیا ہے۔ لیکن ان ممالک میں رائج ہونے والی مذہبی تعلیم چونکہ "الوہیت مسیح" کے عقیدے کے گرد گھومتی ہے۔ لہٰذا عیسائیت دنیا میں اخلاق کا احیاء کرنے میں پہلے کی طرح آئندہ بھی ناکام ثابت ہوگی۔

اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہوگا اور یہ مذہب صرف اور صرف اسلام ہی ہے کیونکہ اسلام صلح و آشتی اور امن کا مذہب ہے۔ اسلام بنی نوع انسان کو بھائی بھائی قرار دیتا ہے اور انہیں ایک ہی اسٹیج پر لا کر ان کے تمام اختلافات کو ختم کرانے کا دعویدار ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ مسلمان کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا:۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

کہ مسلمان وہ ہے جس کے قول و فعل سے تمام دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور انہیں کسی قسم کا دکھ یا تکلیف نہ پہنچے

اسلام محض عقیدے ہی کا نام نہیں بلکہ قول و عمل میں سو فیصدی مطابقت پیدا کرنے والا یہ مذہب جہاں خود صلح و آشتی کا پیامبر ہے وہاں یہ اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت کرتا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (الآیۃ)

کہ مسلمانو تم بہترین امت ہو جو محض لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہے تم لوگوں کو اچھے کاموں کی ترغیب دیتے ہو اور انہیں برے کاموں سے روکتے ہو۔

گویا مسلمانوں کا تمام اکرام اور خوبی صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اچھے کاموں کی ترغیب دیتے اور برے کاموں سے روکتے تھے اور ان سے پہلی امتیں اصلاح معاشرہ کا فرض ادا کرنے کی بجائے خود بھی معاصی میں پڑ جاتے تھے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماءھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم وآکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض فلعنھم اللہ علی لسان داؤد وعیسے بن مریم

(مشکوٰۃ باب امر بالمعروف)

یعنی بنو اسرائیل جب گناہوں کا ارتکاب کرنے لگے تو ان کے علماء نے ان کو روکا مگر وہ نہ رکے پھر علماء نے بھی ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا۔ اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان سب کے دلوں کو یکساں کر دیا پھر وہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے اللہ تعالےٰ کے ملعون قرار دئے گئے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے یہ حکیمانہ ارشاد فرمایا:۔

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان

کہ اے مسلمانو جو کوئی تم میں سے بری بات دیکھے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اور اگر اس کے پاس اتنی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ پائے تو کم سے کم اپنے دل میں برا جانے (اور اس برائی کرنے والے کی ہدایت کے لئے دعا کرے نیز یہ کہ اس برائی کے بد اثرات ظاہر نہ ہوں)

مسلمانوں کو یہ وعیدی حکم دیا گیا کہ

والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعنہ ولا یستجاب لکم۔

(مشکوٰۃ باب الفتن)

آنحضورؐ نے فرمایا مسلمانو! قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا ہوگا یا پھر قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ تم پر کوئی عذاب نازل کر دے۔ پھر تم اسکے حضور کوئی دعا بھی کروگے تو وہ قبول نہ ہوگی۔

پھر فرمایا:۔

ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی ثم یقدرون ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمھم اللہ بعقاب۔

کہ کسی قوم میں بدیاں کی جا رہی ہوں اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں کہ وہ ان بدیوں کا استیصال کرنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن وہ بدیوں کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کسی عذاب کی گرفت میں لے لے۔

ان ارشادات نبویؐ سے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اسلام دنیا میں صلح و محبت کا پیغام لے کر آیا ہے اور تمام کینوں اور ہر قسم کی کدورتوں اور رنجشوں سے نوع انسان کو بچانے کے لئے نازل ہوا ہے اور مسلمان کہلانے والے نہ صرف خود سلامتی میں آجاتے ہیں بلکہ وہ مجبور ہیں کہ لوگوں سے بھی اچھی بات کہیں اور ان کے ہاتھوں اور زبان سے تمام نوع انسانی محفوظ رہے۔ جو لوگ برائی کے خاتمے کے لئے باوجود توفیق کے کوشش نہیں کرتے ان کے لئے اسلام نے سخت فہمائش کی ہے اور فرمایا ہے:۔

ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظھرانیھم وھم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فعلوا ذالک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ

چند لوگوں کی بدکاری کی وجہ سے اللہ تعالےٰ تمام قوم کو عذاب نہیں دیتا سوائے اسکے کہ کچھ لوگ اس قوم میں بدکار ہوں اور باقی لوگ ان کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود انہیں نہ روکیں تو سب کو اللہ تعالےٰ کی سزا پہنچے گی۔

اسلام کی یہی وہ عالمگیر اور زریں تعلیم تھی جس پر عمل پیرا ہو کر عرب کی جاہل و وحشی قوم سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن گئی اور انہوں نے اس قدر ترقی کی کہ قیصر و کسریٰ کے عظیم قلعے ان کی آماجگاہ بن گئے۔ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" نے آپس میں دست و گریبان رہنے والے لوگوں میں اخوت و محبت کا ایسا بے نظیر جذبہ پیدا کر دیا کہ خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

واذکروا اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

کہ اے یہود و نصاریٰ یاد کرو جب (موسوی اور مسیحی تعلیم کی وجہ سے تم میں آگ کے شعلے اٹھتے تھے اور) تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پس تمہارے دلوں میں ہم نے ایک دوسرے کی محبت ڈال دی پس تم اس کی اس عظیم نعمت (اسلام) کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے۔

اسلامی تعلیم نے صحابہؓ میں وہ جادو کا سا اثر کیا کہ وہ اپنے عیش و آرام پر دوسرے بھائی کے عیش و آرام کو ترجیح دیتے تھے اور ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام نے معاشرے اور سوسائٹی میں اخوت و محبت، عدل و انصاف اور قومی وحدت کی ایسی روح پھونک دی کہ تاریخ اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور آج بھی صرف اسلام ہی ایک ایسا زندہ مذہب ہے۔ جس کی زندہ تعلیم صحت مند معاشرے کو جنم دے سکتی ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو! آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے؟ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسٰے کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔۔۔۔۔۔"

(تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۵/۱۹)

قربانی میں خوشی اور اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے

"اگر کوئی شخص روتا ہؤا آدھا مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو اس سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ فائدہ صرف اُن ہی قربانیوں کا ہوتا ہے جو خوشی اخلاص اور بشاشت سے کی جائیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کی مالی قربانی پیش کر تو وقت آپ بشاشتِ ایمانی کا ثبوت دیں۔ اگر نامساعد حالات میں بھی آپ نے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کی ہے تو مبارک ہو کہ آپ کی قربانی ان صفات سے متصف ہے۔ جو حضور نے بیان فرمائی ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مصباح دسترخوان نمبر

خدا تعالیٰ کے فضل سے مصباح دسترخوان نمبر طبع ہو کر خریداران کی خدمت میں پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن خریداروں کا ڈاک خرچ وصول ہو چکا تھا۔ ان کو پرچہ رجسٹرڈ بھیجا گیا ہے۔ اور جن خریداروں کا سالانہ چندہ ختم تھا۔ ان کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی بھیجا جا رہا ہے۔ براہ مہربانی تمام خریدار وی۔ پی وصول فرما کر تعاون فرماویں جزاکم اللہ احسن الجزاء

پرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں اچھا شائع ہؤا ہے۔ خریداروں کے علاوہ جن بہنوں کو اس پرچہ کی ضرورت ہو۔ فوری طور پر تحریر فرما دیں۔ تاکہ ارشاد کی تعمیل ہو سکے۔ خریداروں کے علاوہ پرچہ کی قیمت ۰-۲-۱ روپیہ ہوگی۔ ایجنٹ صاحبان کو پرچہ ایک روپیہ ۲ آنہ کے حساب سے دیا جا رہا ہے۔

(مدیرہ مصباح ربوہ)

احباب کو ضروری اطلاع

عام طور پر دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔ کہ باہر سے جو نعشیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کرنے کے لئے تابوت میں لائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کے تابوت بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اور جہاں اُن کے بڑا ہونے کی وجہ سے ورثاء مرحوم کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں اُن کے اٹھانے اور دفن کرنے میں بھی کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اعلان ھذا کے ذریعہ جملہ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ بوقت ضرورت حسب ذیل سائز کے مطابق تابوت تیار کروایا کریں۔

لمبائی بیرونی تابوت سوا چھ فٹ
چوڑائی " " پونے دو فٹ
اونچائی اطراف سے ایک فٹ درمیان سے ۱ ۱/۲ فٹ اور موٹائی ایک انچ

اس سائز سے بڑا تابوت بنانے میں روپیہ کا ضیاع ہے۔ اور اس میں فائدہ بھی کوئی نہیں علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں تک ہو سکے۔ تابوت پختہ لکڑی کا تیار کروایا جاوے۔ یعنی لکڑی اپنی عمر اور ہر قسم کے لحاظ سے پختہ ہو۔ تاکہ تابوت زیادہ سے زیادہ عرصہ تک محفوظ رہ سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ڈرائیور کی ضرورت

وکالت زراعت کو حیدرآباد ڈویژن میں تحریک جدید کی اراضی پر اپنی جیپ کے لئے فوری طور پر ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنے پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوائیں اور اگر ایسے کوئی صاحب ربوہ میں ہوں۔ تو خاکسار کو ملیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

ولادت

خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب بٹ کلاتھ مرچنٹ بدوملہی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام منور احمد رکھا گیا ہے۔

انہوں نے اس خوشی میں پانچ ۵/ روپے الفضل کو خطبہ نمبر کے لئے دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(والسلام:- محمد احمد قمر)

۲- بتاریخ ۱۹ ۱/۶۰ ۴ بجے صبح اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے برادر خورد صوفی کریم بخش صاحب زیروی دکاندار گولبازار ربوہ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ زچہ کی حالت کمزور ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز نومولود کو طویل العمر دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور والدین اور متعلقین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ (آمین)

(صوفی) خدابخش عبد زیروی بی۔ اے انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

اعلانات نکاح

۱- عزیزم رشید احمد صاحب پسر ماسٹر غلام رسول صاحب آف ڈیرہ بابا نانک حال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنی سرور ڈ ضلع تھرپارکر سندھ کا نکاح صالحہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت میاں محمد عبد اللہ صاحب آف ہرسیاں حال محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کے ساتھ بعوض حق مہر ایک ہزار روپیہ محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے بتاریخ ۲۵ ۱/۶۰ بعد نماز فجر مسجد دارالرحمت غربی میں پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)

(خاکسار (صوفی) کریم بخش زیروی دکاندار گولبازار ربوہ)

۲- میرے لڑکے عزیزم مجید احمد طاہر کا نکاح عزیزہ شاہدہ سلمیٰ سلمہا بنت حکیم مرزا عبدالرحمن صاحب حال کنڈکوٹ سندھ کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۸ ۱/۶۰ کو مکرم مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے (آمین)

۳- میرے دوسرے لڑکے عزیزم خلیل احمد کا نکاح عزیزہ سلیمہ اختر سلمہا بنت مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب ڈیرہ غازیخان کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۵ ۱/۶۰ کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب دُعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے۔ (آمین)

(عطاء محمد پنشنر صدر انجمن احمدیہ)

عزم حج کے ابتدائی مراحل

اکثر متعلق لوگوں کو علم نہیں کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں چند سطور درج ذیل ہیں۔

سب سے پہلے کسی شہر یا قصبہ کی حج بکنگ ایجنسی سے تازہ چھپے ہوئے حج فارم منگوا کر پُر کرنے چاہئیں۔ عنقریب حکومت پاکستان کی طرف سے مقررہ چند تاریخوں کا اعلان ہوگا۔ جن تاریخوں میں حکومت فارم وصول کرتی ہے۔ اُن تاریخوں سے پہلے یا پیچھے کسی درخواست یا فارم پر غور ہرگز نہیں ہوتا اور نہ ہی درخواستیں وصول کی جاتی ہیں۔ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹوز تیار کرلیں۔ دو فوٹو فارم کے ساتھ لگیں گے۔ جن پر مجسٹریٹ سے تصدیق کرانی ضروری ہوتی ہے۔ ۵۰۰/- روپے کی رقم کسی نزدیکی بنک میں جمع کروا کر فارم کے ساتھ رسید لگانی ہوتی ہے۔ اگر قرعہ میں نام نہ نکلے تو مذکورہ رقم واپس کی جاتی ہے۔ اگر قرعہ میں نام نکل آئے تو ٹیکے لگوا کر ٹیکوں کا سرٹیفکیٹ ساتھ لیکر کراچی میں حاجی کیمپ میں پہنچ کر حج پاسپورٹ حاصل کرنا ہوگا۔ اور بقیہ رقم نصف ہزار یا زیادہ وہاں بنک میں جمع کرا کر ٹریولنگ چیک حاصل کرنے ہوں گے۔ اور جہاز کی ٹکٹ چند روز قبل مل جاتی ہے۔ جس میں سوار ہو کر جدہ پہنچنا ہوتا ہے۔ وہاں سے لاریوں میں مکہ شریف اور مکہ شریف سے واپس جدہ سے مدینہ شریف عمدہ لاریوں میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ جو معلّمین کی معرفت کیا جاتا ہے۔ کراچی پہنچتے ہی ایک معلّم کرنا ہوتا ہے۔ جو ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچاتا ہے۔ اور حج کرواتا ہے

(الحاج محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر وقف جدید)

شکریۂ احباب

والدہ محترمہ کی وفات پر عزیزوں۔ رشتہ داروں، بزرگوں اور دوستوں کی طرف سے کثرت سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ خاکسار بذریعہ اخبار الفضل اُن سب دوستوں، بزرگوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ان سب پر اپنے فضلوں کی بارش فرمائے۔ اور انہیں دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ (خاکسار:- عبدالسمیع قمر ابن شیخ عبدالعزیز صاحب آئس فیکٹری ادرز نکیری (ایریا لائل پور)

انسٹی ٹیوٹ آف پبلک و بزنس ایڈمنسٹریشن

دو سالہ کورس انسٹی ٹیوٹ آف پبلک اینڈ بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی یونیورسٹی میں داخلہ برائے سنہ ۶۱-۱۹۶۰ چند وظائف۔ انٹرویو لاہور ۱۶ تا ۱۸ ۲/۶۰۔ راولپنڈی ۱۹ ر ۲۰ ۲/۶۰ پشاور ۲۲-۲۳ ۲/۶۰ - ۲۲ ملتان ۲۷ ۲/۶۰۔

معلومات رجسٹرار پنجاب و پشاور یونیورسٹی یا پرنسپل گارڈن کالج راولپنڈی و ایمرسن کالج ملتان سے حاصل کریں۔

شرائط:- بی۔ اے انگریزی کی اچھی قابلیت ہو۔ آئندہ امتحان بی۔ اے کے اُمیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر انسٹی ٹیوٹ میں ۳۰ ۱/۶۰ تک ہیولاک روڈ کراچی کے پتہ پر۔

(ناظر تعلیم)

عازمینِ حج کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ کی زیادہ سے زیادہ شرح کا اعلان کردیا گیا

درجہ اوّل کے عازمین اٹھارہ سو ۱۸۰۰ روپے - درجہ دوم کیلئے سولہ سو روپے اور عرشہ بارہ سو روپے لے جا سکیں گے

کراچی ۲۸ جنوری - اس سال حج پہ جانے والے عازمین کے لئے بیرونی زرمبادلہ کی زیادہ سے زیادہ شرح کے مطابق سٹیمر میں سفر کرنے والے ہر بالغ کو فرسٹ کلاس کے لئے اٹھارہ سو روپے دئیے جائیں گے۔

سٹیمر کے سیکنڈ درجہ میں سفر کرنے والے ہر بالغ کو سولہ سو روپے اور عرشے پہ سفر کرنے والے کو بارہ سو روپے اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ ہوائی سفر کے لئے زیادہ سے زیادہ ہر بالغ کو سترہ سو روپے دئیے جائیں گے۔ اس کے سمندری جہاز میں سفر کرنے والے ہر بالغ کے لئے کم سے کم شرح سات سو روپے رکھی گئی ہے دس اور بارہ سال سے زیادہ عمر کے عازمین جو سمندری یا ہوائی جہاز سے سفر کریں پورے کوٹے کے مستحق ہوں گے۔ دس سال سے کم عمر کے ایسے عازمین جن کی عمر تین سال سے کم نہ ہو نصف کوٹے کے حقدار ہوں گے۔ تین سال سے کم عمر کے لئے کوئی زرمبادلہ نہیں دیا جائے گا۔

زائرین حج کو ہدایت کی گئی ہے کہ جہاز کے جس درجے میں وہ سفر کرنا چاہیں اس کا واپسی کا کرایہ بنک میں جمع کرا دیں اس کے ساتھ ہی جتنا روپیہ وہ اپنے ساتھ لے جانا چاہیں اور سعودی حکومت کو دینے کے لئے جس قدر روپے کی ضرورت ہے وہ بھی بنک میں داخل کردیں۔

اس سال حج کے سلسلے میں تمام رقوم ایسے تمام بینکوں میں جمع کرائی جا سکتی ہیں جو غیر ملکی زرمبادلہ کا کام کرتے ہیں پچھلے سال صرف چند بینکوں کو یہ اجازت تھی۔ حج کے لئے خاص نوٹوں کا جو سلسلہ جو گزشتہ دس سال سے جاری ہے۔ وہ اس سال بھی جاری رہے گا۔ اس سال دس روپے اور سو روپے کی مالیت کے حج نوٹ جاری کئے جائیں گے۔

زیل پاک فیکٹری کے تیسرے بھٹے نے کام کرنا شروع کردیا

کراچی ۲۸ جنوری - زیل پاک سیمنٹ فیکٹری میں کل رات سے تیسرے بھٹے نے بھی آزمائشی طور پر کام کرنا شروع کردیا ہے۔ اس بھٹے کے کام کرنے سے اب اس فیکٹری کی پیداوار دو لاکھ چار ہزار ٹن سالانہ سے بڑھ کر ۳ لاکھ ۶۰ ہزار ٹن سالانہ ہو جائے گی اور سیمنٹ پیدا کرنے کا ملک کا سب سے بڑا کارخانہ ہو جائے گا۔ اس کارخانے میں توسیع کرنے کے سلسلے میں بیشتر مشینیں پاکستان میں ہی بنی تھیں۔

ہندوستانی نامہ نگار صدر کی مقبولیت سے بڑے متاثر ہیں

پاک جمہوریت (صدر کا کیمپ) ۲۸ جنوری کل رات صدر ایوب میری اینڈ لارنس جہاز میں اخباری نمائندوں اور ادیبوں سے گفتگو کرتے رہے اور ان سے اور خاص طور پر ہندوستانی نامہ نگاروں سے بے تکلفی سے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ ایک ہندوستانی نامہ نگار نے کہا کہ حکومت کی مہمان نوازی کے ہم بہت مشکور ہیں۔ اور ان کے حسن سلوک سے ہمیں بڑی مسرت ہوئی۔ ہم صدر ایوب کی مقبولیت سے بھی بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہم اپنے تاثرات ہندوستان کے لوگوں کو بتائیں گے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اسلام کے لئے کوئی عمل کیا ہے وہ شخصیت وہ عظیم انسان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہٗ

ہی ہیں۔ دن ہو یا رات۔ شہر ہو یا جنگل۔ راحت ہو یا رنج۔ صحت ہو یا بیماری۔ الغرض کوئی بھی صورت ہو وہ کون سی گھڑی ہے جب اس عظیم الشان انسان نے اسلام کی ترقی کے لئے قولاً اور فعلاً جو کچھ بھی ہو سکتا ہے نہیں کیا۔ آج اس کی نظیر نہیں مل سکتی کہ ہزاروں لوگ جہاں ان کا پسینہ گرے خون ٹپکانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر وہ شخصیت ہے کہ باوجود ڈاکٹروں کے روکنے کے کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جو اسلام کی ترقی کا ان کو محسوس ہوتا ہے۔ ہمارا جلسہ گذرا ہے وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزمی پر ایک عظیم شاہد عادل ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

صدر ایوب نے گورنمنٹ ہاؤس ڈھاکہ میں ۱۸ افراد کو سول اور فوجی تمغے دیئے

سول اعزاز پانیوالے ۱۶ اصحاب میں مسٹر فضل الحق اور مولانا اکرم خان بھی شامل ہیں

ڈھاکہ ۲۸ جنوری:۔ صدر محمد ایوب خان نے آج صبح یہاں گورنمنٹ ہاؤس کی ایک رنگا رنگ تقریب میں اٹھارہ افراد کو تمغے دیئے سول اعزازات پانے والے سولہ افراد کی فہرست میں مسٹر اے۔ کے فضل الحق اور مولانا اکرم خان بھی شامل تھے۔

ایک فوجی اعزاز "ستارہ جرأت" بلوچ رجمنٹ کے میجر شیر خان کو ملا۔ صدر نے پانچ اور افراد کو جن میں مولانا اکرم خان بھی شامل تھے۔ نمایاں خدمات ادا کرنے پر تمغے دیئے۔ صدر ایوب جو فیلڈ مارشل کی وردی میں ملبوس تھے۔ مسٹر اے کے فضل الحق اور مولانا اکرم خان کی کبرسنی کے احترام میں ان کی نشستوں تک چل کر گئے۔ اور انہیں علی الترتیب ہلالِ پاکستان اور ہلال قائد اعظم کے تمغے دیئے۔ آنجہانی مسٹر کامنی کمار دتہ کو ہلالِ قائد اعظم کا ایوارڈ دیا گیا۔ ان کی بیوہ نے اپنے آنجہانی شوہر کا اعزاز وصول کیا۔ سول اعزازات میں سے تین ہلال پاکستان ایک ہلالِ امتیاز، تین ہلال قائد اعظم۔ ایک ستارہ شجاعت تین ستارۂ پاکستان۔ تین ستارہ قائد اعظم اور دو ستارۂ خدمت کے اعزازات تھے۔ یہ رسم جو گورنمنٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ دس بجے شروع ہو کر ساڑھے دس بجے ختم ہو گئی۔

ہلالِ پاکستان کا اعزاز حاصل کرنے والوں میں مسٹر فضل الحق کے علاوہ مسٹر جسٹس امین احمد سابق چیف جسٹس ڈھاکہ ہائی کورٹ بھی تھے۔ ہلال امتیاز کا اعزاز مسٹر زین العابدین پرنسپل گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف آرٹس ڈھاکہ نے حاصل کیا۔ ہلال قائد اعظم مسٹر کامنی کمار دتہ۔ مسٹر ظہیر الدین سابق ممبر پارلیمنٹ اور مولانا محمد اکرم کو ملا۔ ستارۂ پاکستان پانے والوں میں میجر جنرل امراؤ خان بھی شامل ہیں۔ صدر نے قابلِ فخر کارکردگی کے تمغے جن لوگوں کو دیئے ہیں ان میں مسٹر زین الدین، ڈاکٹر شہید اللہ۔ شاعر جسیم الدین اور مولانا اکرم خان شامل ہیں۔ گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں وزیر خزانہ مسٹر شعیب۔ وزیر اطلاعات مسٹر بھٹو۔ گورنر مشرقی پاکستان۔ مسٹر ذاکر حسین اور اعلیٰ سول اور فوجی افسر بھی شریک ہوئے۔

شیخوپورہ میں پھل اور سبزیوں کی صنعتی نمائش

شیخوپورہ:۔ ۲۸ جنوری، محکمہ زراعت نے اتوار کو یہاں پھلوں اور سبزیوں کی جو ضلعی نمائش منعقد کی تھی۔ اس میں سبزیاں بونے والے ۲۰۰ افراد نے حصہ لیا۔ شیخ اظہار الحق ڈپٹی کمشنر نے اس جگہ اپنی نوعیت کی پہلی منعقدہ نمائش کی صدارت کی اور مقابلہ میں جیتنے والوں کو ۴۵۰ روپے کے نقد انعامات دیئے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت مسٹر عبد الواحد جنہوں نے اس نمائش کے انعقاد کا انتظام کیا تھا۔ نے اپنی افتتاحی تقریر میں زیادہ سے زیادہ رقبہ پر پھلوں، سبزیوں اور غلہ کی کاشت پہ زور دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے اپنی تقریر میں سامعین کے سامنے اس قسم کی نمائشوں کی اہمیت بیان کی اور زیادہ سے زیادہ رقبہ پر پھل اور سبزیاں کاشت کرنے پر زور دیا۔

مرکزی دفاتر میں چپڑاسیوں کی تعداد کم کرنے کا فیصلہ

راولپنڈی ۲۸ جنوری، ایک سرکاری ترجمان نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا کہ مرکزی حکومت نے چپڑاسیوں کی تعداد کم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اب وزراء اور افسروں کے لئے حسب ذیل تعداد میں چپڑاسی ہوں گے۔

ہر وزیر کے لئے ایک جمعدار اور ایک چپڑاسی ہوگا اس سے پہلے ہر وزیر کے پاس چار چپڑاسی ہوتے تھے۔ ہر سیکرٹری کے لئے تین کی بجائے اب ایک چپڑاسی ہوگا اس فیصلے سے جوائنٹ سیکرٹری متاثر نہیں ہوں گے۔ ان کے پاس بدستور ایک ایک چپڑاسی رہے گا۔ ڈپٹی سیکرٹری اس کے تحت سیکشن افسروں اور اس کے شعبوں کے لئے ایک چپڑاسی ہوگا۔ چپڑاسیوں کی تعداد کم کرنے کا فیصلہ خرچ گھٹانے اور کارکردگی بڑھانے کے لئے کیا گیا ہے سیکشن افسروں کی سکیم کے نفاذ سے ایک افسر سے دوسرے افسر کے پاس ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں کاغذات یا فائلیں لے جانے میں کمی ہو گئی ہے۔ مختلف وزارتوں میں ذاتی رابطے کی بنا پر آج زیادہ کام ہو رہا ہے۔ چپڑاسیوں کی تعداد نصف کم ہو جائے گی۔

پاکستان سکیورٹی کونسل سے احتجاج کرے گا؟

کراچی ۲۸ جنوری:۔ ہندوستان کی طرف سے سپریم کورٹ اور انتخابی کمیشن کا دائرہ اختیار ریاست جموں و کشمیر کے متنازعہ علاقے تک وسیع کرنے کے خلاف پاکستان اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل سے احتجاج کرنے پر غور کر رہا ہے۔ خیال ہے پاکستان کے مستقل مندوب کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ سکیورٹی کونسل سے رجوع کرے۔ اور اُسے بتائے کہ یہ یک طرفہ اقدام کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہے۔ سفارتی حلقوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان مسلسل اشتعال انگیز اقدام کر رہا ہے۔ جبکہ پاکستان مستقل طور پر اس مسئلہ کے پُر امن حل کے لئے کوشاں ہے۔ انہوں نے اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ پنڈت نہرو اپنے "دیرینہ غیر منطقی اور فرسودہ" رویئے پر قائم ہیں۔ اور کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے دعوے کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ان حالات میں صدر ایوب یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ پاکستان "ہر قیمت پر" ہندوستان کی دوستی خریدنا نہیں چاہتا۔

احمد نگر (ربوہ) میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایمان افروز تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

احمد نگر کے احباب سے خطاب

ازاں بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے حاضرین سے پنجابی زبان میں خطاب کرتے ہوئے ایک نہایت پُر معز و فکر انگیز تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں آپ نے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی اور اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے کی نہایت احسن پیرائے میں تلقین کی اور اسی ضمن میں دنیا کے موجودہ حالات میں بعض تبدیلیوں اور ان کے تقاضوں پر بھی روشنی ڈالی۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر کے دوران میں فرمایا۔ ہم دنیا کے سامنے ایک بہت بڑا دعویٰ پیش کرتے ہیں۔ وہ دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اپنی ایک خاص تجلی کے ذریعہ ہمیں اسلام کی اصل روح کو پورے طور پر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور بہت بڑا انعام ہے جو اس نے ہم پر کیا ہے۔ لیکن ہمیں اسے کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہر انعام جو انسان کو ملتا ہے وہ اس کی ذمہ داری کو بڑھا دیتا ہے۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم اس انعام کی قدر کریں قدر کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی اس نعمت اُس کے اس انعام اور فضل کا حق ادا کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی تمہیں دیا ہے۔ اگر تم اس کا شکر ادا کرو گے تو وہ تمہیں اور زیادہ دیگا۔ لیکن اگر تم کفرانِ نعمت کے مرتکب ہو گے تو وہی چیزیں جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں۔ تمہارے لئے عذاب کا موجب بن جائینگی

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسلام کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس کے پیروؤں کو بہترین امت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنی یہ کہ تم بہترین امت ہو۔ کیونکہ تمہیں تمام بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ صرف مومنوں یا مسلمانوں کی بھلائی اور ان کی خدمت فرض ہے۔ بلکہ للناس کہہ کر تمام بنی نوع انسان کو اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ بہترین امت قرار دیئے جانے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ تم نیکی کی تلقین کرتے ہو۔ اور برائی سے روکتے ہو۔ اب اس میں صرف زبان سے نیکی کی تلقین کرنے اور برائیوں سے روکنے کا ذکر نہیں ہے۔ اگر یہاں صرف زبان سے ہی اس فریضہ کی ادائیگی مراد ہوتی تو پھر یہود یوں پہ کوئی الزام باقی نہیں رہتا وہ بھی زبان سے تو نیک باتوں کی تلقین کرتے تھے۔ خود اس پر عمل کرنا ضروری خیال نہیں کرتے تھے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ان کا ذکر کرتے ہوئے یہی کہتا ہے کہ تم زبان سے تو کہتے ہو لیکن خود اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو۔ پس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے مراد یہی ہے۔ کہ صرف زبان سے ہی اس فریضے کی ادائیگی کافی نہیں ہے۔ بلکہ عمل سے بھی اس کا اظہار ضروری ہے۔ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے بچنے کی تاکید میں قول اور فعل کی کامل مطابقت لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ اے ہمارے رسول تو ہمارے پیغام کو اس طور سے پہنچا جیسا کہ پہنچانے کا حق ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اس بات پر گواہ ہے۔ کہ آپ نے صرف لوگوں تک پیغام ہی نہیں پہنچایا۔ بلکہ ایک ایک بات پر پوری طرح عمل بھی کر کے دکھایا۔ ایسا عمل جیسا کہ عمل کرنے کا حق ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ شدید سے شدید مخالف بھی آپ پر ایمان لاتے چلے گئے۔ پس ہمارے لئے اس بات کی اہمیت کو سمجھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ زبان سے ہی ادا کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ بلکہ اپنے عمل سے اس کے پورے پورے اظہار کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے بغیر ہم خیر امت کے لقب کے حقدار نہیں ہو سکتے۔

اس ضمن میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا سب سے بڑی اور سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ سے انسان کا حقیقی تعلق قائم ہو اور دوسری طرف وہ مخلوقِ خدا کی سچی ہمدردی اور خدمت کے لئے ہر آن تیار اور مستعد نظر آئے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی اس کا شعار ہو۔ اگر ہماری زندگیوں میں اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ صاف اور شفاف آئینے کی طرح نظر آنے لگے اور لوگوں کے دل گواہی دینے لگیں کہ ان کی زندگیاں اسلام کی چلتی پھرتی تصویریں ہیں تو مسائل کے جھگڑے اور باہمی اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ جب انسانوں کی فطرت یہ گواہی دینے لگے کہ ان لوگوں کا وجود خود ان کے اپنے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی برکت کا موجب ہے تو وہ خود یہ سوچنا اور غور کرنا شروع کر دیں گے۔ کہ ان لوگوں پہ اسلام سے برگشتہ ہونے کا الزام درست نہیں ہے یہ تو ہم سے بھی بڑھ کر اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔

اسی ضمن میں آپ نے عالمی حالات پہ روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا یہ بات بہت غور و فکر کے قابل ہے کہ بہرصورت یہ وقت دنیا میں اسلام کے لئے بہت مشکل کا وقت ہے۔ اس میں شک نہیں دنیا میں پہلے جس قسم کی مشکلات تھیں وہ اب کم ہوتی جا رہی ہیں پہلے دنیا کے اکثر حصے پر عیسائی طاقتوں کا غلبہ تھا مشرق و مغرب میں ان کی بڑی بڑی حکومتیں قائم تھیں لیکن اب اکثر ممالک پر سے ان کا قبضہ اٹھ چکا ہے اور ایک ملک کے بعد دوسرا ملک آزاد ہوتا جا رہا ہے اس لحاظ سے اسلام کے لئے مشکلات کچھ کم ہوئی ہیں لیکن سیاسی غلبہ میں کمی کے ساتھ ساتھ سائنس کی بے پناہ قوت ان کے ہاتھ میں آ گئی ہے وہ اگر چاہیں تو چشم زدن میں دنیا کے بڑے بڑے علاقوں کو نیست و نابود کر سکتے ہیں۔ ان حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے اور پوری یک جہتی سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے فرائض کو ادا کریں گے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام کو غلبہ بخشے گا اور اسے دنیا میں پھر سربلند کرے گا۔ ان حالات میں ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے اگر دیکھا جائے تو یہ ایک بہت بڑا امتحان کا وقت ہے اور وہ امتحان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پہ جتنا بڑا فضل اور انعام کیا ہے ہم اس انعام کا حق ادا کریں اور وہ حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارا حقیقی تعلق قائم ہو۔ مخلوق خدا کے ہم سچے ہمدرد اور بہترین خادم ہوں اور ہماری زندگیاں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والی ہوں۔

تقریر کے دوران محترم چوہدری صاحب موصوف نے ان دیگر دوستوں کو بھی جو آپ کی تقریر سننے کے اشتیاق میں خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے نصیحت فرمائی کہ وہ باہمی تعاون اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور مواخات کے اصول پہ کاربند ہوتے ہوئے اسلام اور ملک و ملت کی خدمت کا فریضہ ادا کریں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی اس طور سے کوشش کریں کہ ایک دوسرے کی راہ میں روڑے نہ اٹکائیں بلکہ ایک دوسرے کے معین و مددگار ہوں ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے نفاذ کی وجہ سے باہمی تعاون اور ایک دوسرے کی مدد اور خدمت کی جو بنیاد پڑ رہی ہے آپ نے اس کو بہت سراہا اور جملہ سامعین کو اس زریں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باہمی تعاون اور ہمدردی و مواخات کے اصولوں پہ کاربند ہونے اور اس طرح قوم و ملک، اور تمام بنی نوع انسان کی خدمت کا فریضہ بجا لانے کی احسن پیرائے میں تلقین فرمائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے صدارتی ارشادات

محترم چوہدری صاحب موصوف کے اس ایمان افروز خطاب کے بعد جو قریباً پون گھنٹہ جاری رہا صدر جلسہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے پنجابی زبان میں خطاب کرتے ہوئے انہیں چوہدری صاحب موصوف کی بیان کردہ بیش قیمت نصائح پہ عمل کرنے کی پرزور تلقین فرمائی نیز نہایت مختصر الفاظ میں ایک نہایت اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مقام پہ ساری اسلامی تعلیم اور پورے قرآن کا خلاصہ اور نچوڑ صرف ایک لفظ میں بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربکم قالوا خیرا یعنی لوگ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ اختیار کیا پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا چیز اتاری ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ اس نے بھلائی نازل کی ہے پس اس آیت کی رو سے سارے اسلام کا خلاصہ لفظ "خیر" میں آ جاتا ہے۔ اسلام سراسر خیر ہے۔ اور دوسروں کو بھی خیر کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کو "خیر" قرار دے کر یہ یاد کرایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو وہی شخص پیارا ہے۔ جو دوسروں کو سکھ پہنچاتا ہے دکھ نہیں پہنچاتا۔ ایسے شخص سے خدا بھی پیار کرتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اس سے محبت رکھتے ہیں سو خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کا وجود تمام بنی نوع انسان کے لئے خیر ہی خیر بن جائے۔

بعد ازاں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے محترم چوہدری صاحب بالقابہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور جملہ سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم میاں صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔